# 1511-کچھ بیٹوں کووراثت دینے کی وصیت کرنے کا حکم

## سوال

میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے کسی بیٹے کووراثت دینے سے منع کردے اس لیے کہ اس شخص اوراس کے داماد کے مابین کچھ مشکلات پیدا ہوچکی ہیں، اورکیا یہ ممکن ہے کہ ان مشکلات کوسبب بناتے ہوئے وہ اپنی کسی بیٹی کووراثت دینے سے منع کردے ؟

اوراگر کسی شخص کے دس بیٹے ہوں توکیا وہ کسی ایک کودوسروں سے زیادہ دے سکتا ہے، حالانکہ وہ خود ابھی بقید حیاۃ ہے مثلا وہ کوئی مکان یا زمین بیٹے کے نام کروادے اوریہ کہے کہ ایسا کرنا حرام نہیں اس لیے کہ یہ مال اس کا اپنا ہے اوراس میں کسی کو بھی دخل اندازی کا حق نہیں ؟!

## پسندیدہ جواب

یہ وصیت ناجائز ہے کیونکہ یہ اقتضاء شرعی اورعدل کے خلاف ہے جس کا حکم اللہ تعالی نے دیا ہے اورخاص کراولاد کے مابین عدل کرنا ضروری ہے فرمان باری تعالی ہے :

{ماں باپ اورعزیزواقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ ہے اورعورتوں کا بھی جومال ماں باپ اورعزیزواقارب چھوڑکرمریں خواہ وہ مال کم ہویا زیادہ اس میں حصہ مقرر کیا ہوا ہے} النساء (7)

پھر اللہ تعالی کا یہ بھی فرمان ہے :

{اللہ تعالی تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے برابر ہے اوراگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اوردو سے زیادہ ہوں توانہیں مال متروکہ کا دوتہائی ملے گا، اوراگر ایک ہی لڑکی ہوتواس کے لیے آدھا ہے، اورمیت کے ماں باپ میں سے ہرایک کے لیے اس کے چھوڑے ہوئے میں سے مال کا چھٹا حصہ ہے اگراس میت کی اولاد ہو، اوراگر اولاد نہ ہواورماں باپ وارث بنتے ہوں تواس کی ماں کے لیے تیسرا حصہ ہے، ہاں اگرمیت کے کئی ایک بھائی ہوں توپھراس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے، یہ حصے اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہیں جومرنے والا کرگیا ہویا قرض کی ادائیگی کے بعد، تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے، یہ حصے اللہ تعالی کی طرف سے مقرر کردہ ہیں بلاشبہ اللہ تعالی پورے علم والااورکامل حکمتوں والا ہے} النساء (11)

پھر اللہ تعالی نے ان لوگوں کوجووراثت کی تقسیم میں اس کی مخالفت کرتے ہیں اوراس کے حکم سے کھیلتے ہیں انہیں دھمکاتے ہوئے فرمایا :

{اورجوکوئی بھی اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اوراس کی حدود سے تجاوز کرے اللہ تعالی اسے جہنم میں پھینکے گا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اوراس کے لیے ذلت ورسوائی والا عذاب ہے} النساء (14)

لھذا جس نے بھی اپنی اولاد میں سے کسی ایک کووراثت سے روکا یا انہیں ان کے حق سے کم ادا کیا یا کسی کوان کے شرعی حق سے زیادہ دیا یا کسی ایسے شخص کوورثاء میں شامل کیا جووراثت میں وارث نہیں تھا تووہ شخص گنہگار اورکبیرہ گناہ کا مرتکب ہے.

اوراسی طرح کسی وارث کے لیے وصیت کرنا بھی جائز نہیں اس لیے کہ اس کا شرعی حق مقرر کیا جاچکا ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابوامامۃ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بلاشبہ اللہ تعالی نے ہر حقدار کواس کا حق دے دیا ہے لھذا کسی وارث کے لیے وصیت نہیں کی جا سکتی .اسے امام احمد، ابوداود اور امام ترمذي نے روایت کیا ہے دیکھیں سنن ترمذي (2046)

اوراگر شرعی طور پر ایسا ثبوت مل جائے جس کی بنا پر اولاد میں سے کوئی ایک کافر ہو مثلا باپ کی وفات کے وقت وہ بے نماز تھا اور بالکل نماز ادا نہیں کرتا تھا تو پھر انہیں باپ کی وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا اگرچہ اس نے اس کی وصیت نہ بھی کی ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں. متفق علیہ.

اور رہا مسئلہ اولاد میں سے کسی ایک کو دوسروں کے علاوہ بغیر کسی شرعی سبب کے عطیہ اور ھدیہ دینا تو یہ بھی حرام اور ظلم ہے ، اور اس سے بھائیوں میں ایک دوسرے کے خلاف حسد اور بغض پیدا ہوگا ، اس کے حرام ہونے کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے جسے بخاري اور مسلم رحمھما اللہ نے روایت کیا ہے :

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور کہنے لگے : میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کیا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کو اس طرح دیا ہے ؟ توانہوں نے جواب نفی میں دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اسے واپس لے لو.

اور مسلم کے الفاظ ہیں کہ : اللہ تعالی سے ڈرو اور اپنی اولاد کے مابین عدل وانصاف سے کام لو، تو میرے والد نے وہ صدقہ واپس لے لیا.

اور ایک روایت میں نعمان رضی اللہ تعالی عنہ سے مروي ہے کہ : میرے والد مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گئے اور انہیں کہنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ گواہ رہیں کہ میں نے نعمان کو اپنے مال سے اتنا کچھ دیا ہے ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کو نعمان جتنا مال دیا ہے ؟ توانہوں نے کہا نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بناؤ، پھر فرمانے لگے : کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ وہ سب تیرے ساتھ حسن سلوک کرنے میں برابر ہوں ؟ وہ کہنے لگے کیوں نہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے تو پھر اس طرح نہیں. صحیح مسلم (3159)

لیکن اگر اولاد میں سے کسی ایک کو کسی شرعی سبب کی بنا پر عطیہ اور ہبہ کیا جائے مثلا فقر یا اس پر قرض ہو یا بیماري سے علاج کا خرچہ وغیرہ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے.

اللہ تعالی کو ہی زیادہ علم ہے ، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.